خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 135

Track - 3

35:00

"اللہ مخلوق کو رزق بغیر حساب کے عطا کرتے ہیں"

...... اعوذ باللہ

...... بسم اللہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے ... ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب ... اللہ تعالیٰ اپنی چاہت سے اپنی مرضی سے جس کو چاہیں جس طرح چاہیںبے حساب رزق عطا فرماتے ہیں۔اس آیت پر تفکر کرنے سے یا اس آیت میں جو حکمت ہے اللہ تعالیٰ کی اس پر غور کرنے سے بہت ساری باتیں سامنے آتی ہیں۔بغیر حساب ... یرزق من یشاء بغیر حساب ... بغیر حساب کا مطلب عام طور پر یہ لیا جاتا ہے کہ جس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہے۔یا اتنا زیادہ کہ جس کو آدمی کسی بھی طرح شمار نہ کرسکے۔ بغیر حساب میں یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ جتنا چاہے۔ خرچ کرلو اس کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے کہ یہ چیز اتنی زیادہ کیوں خرچ کردی۔ مثلاً یہ کہ اگر آپ کسی آدمی کو ماہانہ راشن فراہم کرتے ہیںاور وہ ضرورت سے زیادہ خرچ کرلیتا ہے تو آپ یہ پوچھیں گے بھائی تم نے اتنا زیادہ کیسے خرچ کرلیا بھائی اتنا راشن پندرہ دن میں کیسے خرچ ہوگیا۔ اور یہ مسئلہ ہر گھر کا تقریباً ہے ۔ اگر گھر میں توازن برقرار نہ رہے۔ اور بجٹ غیر متوازن ہوجائے۔ تو گھر میں یہ جھگڑا فساد کا سبب بن جاتا ہے۔ میاں بیوی سے لڑتا ہے۔ بیوی میاں سے لڑتی ہے۔وہ کہے گا تم فضول خرچ ہو۔ وہ کہے گی تم فضول خرچ ہو۔میاں کہے گا تمہارے میکے والے آگئے۔ بیوی کہے گی تمہارے گھر والے آگئے تھے اس لئے بجٹ عدم توازن کا شکار ہوگیا۔اور یہ پریشانی کھڑی ہوگئی۔یعنی رزق دینے کے بعد بندے بندے سے حساب کتاب کرتا ہے۔آپ سرکاری ملازم ہیں یا پرائیوٹ کسی کمپنی میںکام کرتے ہیںتو سرکاری ملازمت میں سرکار اور پرائیوٹ ملازمت میں کمپنی کے ڈائریکٹر صاحبان اس بات کا حساب لگاتے ہیں کہ اس آدمی نے کتنے گھنٹے کام کیا۔اور ان گھنٹوں میں کتنے گھنٹوں کی کمائی ہوئی اور اس کمائی میں سے اس آدمی کو کتنا حصہ دینا چاہئیے۔اسی بنیاد پر تنخواہیں مقرر ہوتی ہیں۔اگر وہ آدمی جس کی ڈیوٹی آٹھ گھنٹے کام کرنا ہے ، پانچ گھنٹے کام کرے تو کسی مجبوری کے تحت تو اس کو برداشت کیا جاتا ہے لیکن اگر مسلسل آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی والا آدمی اپنی ڈیوٹی کے فرائض پورے نہ کرے کبھی چھ گھنٹے کرے، کبھی سات گھنٹے کرے تو کمپنی والے اس سے یہ کہیں گے کہ بھائی تم اپنا حساب کرلو اور بسم اللہ یہاں سے تشریف

لے جاؤ۔ کیوں؟ اس لئے کہ کمپنی والوں نے آپ کی قیمت لگائی ہے کہ اس بندے
سے آٹھ گھنٹے میں ہم نے اگر دس ہزار روپے وصول کرنے ہیں مہینے میں تو
ہمیں اس کو تین ہزار روپے دینے ہیں۔باقی جو سات ہزار روپے بچے ہیں اس
میں کرایہ ہے، دفتری دوسرے اخراجات ہیں۔ پھر مالکان کے پھر مالکان کے اپنے
اخراجات ہیں ان کی تنخواہیں ہیں۔یہی صورت حال پانی کی ہے۔آپ پانی بے
تحاشہ خرچ کریں۔تو اس کا آپ کو زیادہ بل آئے گا۔ بار بار دیکھیں آپ جب
بارشیں نہیں ہوتیں اعلان کیا جاتا ہے بھئی پانی کم خرچ کرو۔ بھئی پانی کم خرچ
کرو۔اب برطانیہ، امریکہ جیسی جگہ میں جب بارشیں نہیں ہوتیں تو وہاں
اعلان ہوتا ہے گھر نہیں دھونا۔ گاڑی نہیں دھونا۔اگر کسی آدمی کو وہ گاڑی
دھوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو اتنا بھاری جرمانہ ہوجاتا ہے کہ دوسرے آدمی اس سے
خوف زدہ ہوجاتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ پانی کا حساب کتاب گڑ بڑ ہوگیا۔اب
پانی کا ذخیرہ کم ہوگیا ہے۔یہی صورت حال بجلی کی بھی ہے۔اب بجلی کا آپ
جو بھی بجلی جلاتے ہیں اس کا بل ادا کرتے ہیں۔ اگر اس میں توازن نہ رہے تو
ظاہر ہے آپ کا بل زیادہ آئے گا ۔ جب بل زیادہ آئے گا تو دوسرے اخراجات متاثر
ہوں گے اور ایک پریشانی کھڑی ہوجائے گی۔یہ ہماری زندگی کا عام روٹین ہے ۔
جس سے ہر آدمی واقف ہے اور جس سے ہر آدمی گزرتا رہتا ہے۔یعنی حساب
کتاب ضروری ہے۔توازن قائم رکھنے کے لئے حساب کتاب ضروری ہے ۔ یہ زندگی
کا معمول ہے اور اس سے کوئی آدمی وہ مسلم ہو، غیر مسلم ہو ، پڑھا لکھا
ہو، جاہل ہو،کوئی آدمی جو باشعور ہے اور جس میں عقل ہے وہ اس بات سے
انکار نہیں کرسکتا کہ حساب کتاب جو ہے اعتدال میں ہونا چاہئیے ۔ اس میں
توازن ہونا چاہئیے۔ اور بچت کے لحاظ سے یا آمدنی کے لحاظ سے اخراجات ہونے
چاہئیں۔اس کے برعکس اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں ... ان اللہ یرزق من یشاء
بغیر حساب ...یعنی اللہ تعالیٰ جس کو رزق عطا فرماتے ہیں ۔ مخلوق کو جو
رزق عطا فرماتے ہیں تو وہ بے حساب ہے۔تو اب یہ بڑی عجیب بات ہے جب ہم
اپنی مادی زندگی کا تجزیہ کرتے ہیں۔ مادی زندگی کا حساب کتاب کرتے ہیں۔
گھریلو معاملات کو زیر بحث لاتے ہیںتو وہاں ہمیں نظر آتا ہے کہ حساب کتاب
کے بغیر گاڑی نہیں چلتی۔حساب کتاب اگر نہیں کریں گے تو پریشانی لاحق ہوتی
ہے۔ حساب کتاب کریں گے تو پریشانیوں سے بچیں گے ۔دیکھئے اللہ تعالیٰ یہ
فرمارہے ہیں ... ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب ...کہ اللہ جب رزق عطا
فرماتا ہے اللہ جو وسائل فراہم کرتا ہے تو اس کا کوئی حساب کتاب مخلوق اس
کا کوئی حساب کتاب نہیں کرسکتی۔اس لئے کہ اللہ اس کا کوئی حساب کتاب
مخلوق کے نقطہ نظر سے نہیں کرتا۔ وہ اللہ کا اپنا حساب کتاب ہے۔اب چونکہ
اللہ خود لامحدود ہے۔اس لئے اس کا حساب بھی لامحدود ہے۔تو ایک کسان ہے ۔
کسان زمین میں ایک دانہ گندم کا ڈالتا ہے۔ایک دانہ گندم میں آپ نے دیکھا ہوگا
چھ سات پانچ درخت اگتے ہیں۔جس کو آپ بالیں کہتے ہیں۔ اگر ایک گندم کے
نتیجے میں حاصل ہونے والے گیہوں کے دانے آپ شمار کریںتو محکمہ زراعت والے

بتاتے ہیں کہ سترہ سے اٹھارہ سو دانے بن جائیں گے۔اب ایک دانے میں سترہ سو
دانے یا اٹھارہ سو دانے ہوئے تو ایک ہزار دانوں میں کتنے دانے ہوئے؟ اور ایک لاکھ
دانوں میں کتنے دانے ہوئے؟ تو کوئی آپ کے پاس ایسا سسٹم نہیں ہے حساب
کمپیوٹر بھی فیل ہوجائے گا کہ آپ کو حساب کرکے بتادے کہ اتنا گیہوں فراہم
ہوتا ہے۔منوں کے حساب سے تو آپ کرسکتے ہیں۔ منوں، ٹنوں ۔ ٹن کے حساب
سے بھی آپ یہ کہیں گے کہ ایک لاکھ ٹن ، دو لاکھ ٹن ۔ اسی صورت سے آپ ایک
آم کی گٹھلی ڈال دیتے ہیں۔آپ کی گٹھلی سے ایک درخت اگتا ہے۔تو کوئی شمار
آپ اس کا نہیں کرسکتے کہ اس ایک آم کی گٹھلی نے آپ کو پانچ ہزار آم دے
دئے ، ایک ہزار آم دے دئے ہیں۔ دو ہزار آم دے دئے ہیں۔اور برسہا برس تک وہ
ایک گٹھلی آپ کو آم فراہم کرتی رہے گی۔اب یہاں بھی آپ دیکھیں اللہ تعالیٰ نے
انسانوں کے لئے آم بنائے۔سنترے لے لیں۔بیر لے لیں۔ایک بیر کی اتنی سی ایک
گٹھلی ہوتی ہے۔ کتنے بیر لگتے ہیں؟ کسی آدمی نے آج تک شمار ہی نہیں کیا
کتنے بیر لگتے ہیں۔ اور میرا خیال ہے شمار ہو بھی نہیں سکتا۔کتنے گنے گا آدمی
ایک پیڑ میں کتنے بیر اگتے ہیں۔ بیر کا درخت دیکھیں اور یہ تصور کریں کہ اس
میں بیر لگے ہوئے ہیں۔ہر آدمی نے بیر لگے دیکھے ہیں۔ایک گٹھلی دیکھیں۔اب یہ
آیت پڑھیں ... ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب ...تصور کریں کہ بیری ہے اس
میں کتنے بیر لگے ہوئے ہیں۔لدے ہوئے ہیں بیر لگے ہوئے ہیں وہ بیری چھپ جاتی
ہے زمین کو لگ جاتی ہے۔گٹھلی ہے اور اس گٹھلی کا کمال یہ ہے کہ وہ بیر جو
ہے وہ ایک دفعہ ہی بیر دے کر ختم نہیں ہوجاتا سارا سال اس پہ بیر لگتے رہتے
ہیں۔ اب آپ اس کو اگر پھیلائیں گے پھیلالیں۔ہوا ہے ... بتائیے ہوا کا کیسے
حساب کرسکتے ہیں کہ کس آدمی کے اندر کتنی ہوا گئی۔ کتنی ہوا اس نے
استعمال کی۔پانی ہے ۔پانی کا بتائیے کیسے آپ حساب کرسکتے ہیں۔ایک آدمی
دن بھر میں ایک بالٹی پانی بڑے آرام سے استعمال کرلیتا ہے۔اور وہ پینے میں
استعمال کرلیتا ہے۔ نہانے میں ، دھونے میں ، فرش دھونے میں، کھیتی باڑی
میںجب آپ اس کا حساب کتاب کریں گے تو کوئی حساب کتاب آپ فیگر نہیں
نکال سکتے۔جب پانی کا آپ کوئی فیگر نہیں نکال سکتے تو پھر یہ آیت پڑھیں ...
ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب ...آپ کے اندرغذائی ایک سسٹم ہے ، ایک
نظام ہے ، آپ کھاناکھاتے ہیں۔کیا اللہ کا نظام ہے ہر آدمی دو سیر تو کھانا کھا
ہی لیتا ہوگا روز کے روزے پانی وانی سب ملا کر، روٹی شوٹی۔ایک مہینے میں
کتنا ہوا جی؟ دو سیر کے حساب سے؟ ساٹھ سیر۔ سال بھر میں کتنا ہوا؟ سات
سو بیس کلو۔آپ نے سات سو بیس کلو کھانا کھایا سال بھر میں۔وزن کتنابڑھا؟
کسی کا بڑھ گیا کسی کا نہیں بڑھا۔ کیوں نہیں بڑھا؟ جب ساڑھے سات سو من
کتنا... سات سو بیس کلو ۔ کتنے من ہوگیا؟ تقریباً بیس من ... بیس من۔ ہر
آدمی ایک سال میں بیس من اللہ کا راشن کھاجاتا ہے ۔ اب پھر آیت پڑھیں ...
ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب ...بیس من ہر آدمی کھانا کھاجاتا ہے۔یہ تو
الگ ایک مسئلہ ہے بیس من جب آپ نے کھانا کھایا وہ گیاکدھر۔آپ کہیں صاحب

پاخانے کے راستے نکل گیا۔ کیا سال بھر کے پاخانے کو آپ جمع کرکے اگر تولیں وہ
بیس کلو سے زیادہ ہوگا؟ پھر کھانا کدھر گیا؟ بیس کلو نکال دو کتنے من رہ گیا؟
سات من۔ ساڑھے سات من سے چلو بیس کلو نکال دو۔ میں کہہ رہا ہوں ایک
ڈیڑھ من نکال دو۔پھر بھی چھ من رہ گیا ناں؟ وزن کتنا بڑھا؟ اگر اللہ تعالیٰ جس
حساب سے آپ کھانا کھارہے ہیںاس حساب سے وزن بھی بڑھتا رہے۔ آپ کا تو آپ
بتائیے آدمی کہاں چلے گا؟ کہاں پھرے گا؟ یہاں تو ہر آدمی پہاڑ ہوگا۔یہ ایک
سال کا حساب ہے نا آدمی توساٹھ سال جیتا ہے۔ پچاس سال جیتا ہے۔ پچاس
سال کا حساب لگاؤ تو یہ تو بہت ٹن بن جائے گا۔اسی صورت سے اب انسان کی
جو آبادی اس وقت بتائی جاتی ہے چھ ارب آبادی بتائی جاتی ہے۔چھ ارب آبادی
اس وقت ہے دنیا میں۔ اور اگر اوسطاً سالانہ فی بندے کے پانچ جوڑے کپڑے لگا لئے
جائیںحالانکہ زیادہ ہوتے ہیں۔یہ خواتین کو تو کپڑے اتنا شوق ہوتا ہے بیس جوڑے
ہیں پھر اور جاکر لے آئیں گی۔چالیس چالیس جوڑے تو جہیز میں ملتے ہیں۔اور
شادی کے بعد پہلی جو خریداری ہوتی ہے وہ کپڑا ہی ہوتا ہے۔ چلئے پانچ لگالو۔
بچوں کے تو بہت جوڑے ہوتے ہیں۔اس لئے پانچ چھ جوڑے میں بچوں کا کیا ہوگا۔
وہ تو میری والدہ صاحبہ فرمایا کرتی تھیںبھئی ایک بچے کا کام چار آدمی کے برابر
ہوتا ہے۔اسی صورت سے وہ کپڑے بھی زیادہ پہنتے ہیں۔اگر پانچ جوڑے مرے سے
مرے آپ لگالیں۔کتنے بنے؟ تیس ارب جوڑے اللہ تعالیٰ انسان کو پہننے کے لئے
فراہم کرتا ہے۔ان تیس ارب جوڑے فراہم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے روئی پیدا
کی۔اللہ تعالیٰ نے اون پیدا کی۔اور اب نائلون کے تار شروع ہوگئے ہیں۔اس اون
اور کاٹن کے لئے پھر فیکٹریاں لگیں۔دھاگے بنے۔بٹن بنے۔اور نہ معلوم کیا کیا چیزیں
بنیں۔یعنی ایک طرف اللہ تعالیٰ نے اس بے حساب رزق میں انسانوں کو آزاد کردیا
کہ جتنا چاہے استعمال کرو۔ساتھ ہی ساتھ اس بے حساب رزق کی بنیاد پر چھ
ارب انسانوں کو روزی فراہم کی۔ اگر یہ کپڑے نہ بنیں۔ اگر یہ مشینیں نہ بنیں۔
فیکٹریاں نہ لگیں۔ ٹیلر ماسٹر نہ ہوں۔ مشینیں نہ ہوں، سنگر مشین ، سلیقہ
مشین ، کیا مشین وہ مشینے۔ ان مشینوں کے لئے پھر فیکٹریاں نہ ہوں۔ مشینیں
بنانے کے لئے لوہا نہ ہو۔تو اب یہ آپ یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کتنے عظیم ہیں ...
ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب ...کہ اللہ نے چھ ارب آبادی کو محض اس بنیاد
پر کہ انسان لباس پہنتا ہے اربوں کھربوں ذرائع وسائل ایسے بنادئے ہیں کہ
انسان محنت مزدوری بھی کرتا رہے اور کپڑے بھی پہنتا رہے۔حضور قلندر بابا
اولیاء کا ارشاد ہے ... ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب ...کا مطلب یہ ہے کہ
اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو بے حساب وسائل فراہم کرتا ہے۔رزق معنی وسیلہ ...
وسائل ۔ رزق میں پانی، ہوا، آکسیجن،کپڑا، گیہوں ، ہر چیز، گھر بار۔ اگر اللہ
تعالیٰ یہ بے حساب رزق انسان کو عطا نہ کرے تو انسان کی جو عادت ہے حساب
کتاب کی تو سارے انسان بھوکے مر جائیں گے۔اب پانی اگر بتائیے آپ کے اوپر
پابندی لگا دی جائے کہ بھئی آپ دن میں چار لوٹے پانی استعمال کرسکتے ہیں۔
راشن ہے آپ کا چار لوٹے پانی کا۔اب اس میں آپ کھانا بھی کھائیے اس میں آپ

اپنی ضروریات بھی پوری کریں۔اس میں آپ کھانا پکائیں بھی تو آپ بتائیے اگر
یہاںحساب کتاب پانی بھی ہوجائے تو نوع انسانی کا کیا حشر ہوگا۔ ... ان اللہ
یرزق من یشاء بغیر حساب ...اللہ وہ اللہ ہے جو اپنی مخلوق کو حساب کتاب کے
بغیر وسائل فراہم کرتا ہے۔جتنا چاہے پانی انڈیل لو۔ جتنا چاہے ہوا استعمال
کرلو۔آپ کا دل چاہے کمرے میں بند ہوکر بیٹھ جاؤ ہوا آپ کو کم ملے گی۔آپ کا
دل چاہے میدا ن میں آکر بیٹھ جاؤ ہوا وہاں آپ کو زیادہ ملے گی۔تو وسائل کی
جو بات زیر بحث آئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کوبے حساب وسائل مہیا فرمادئیے ۔
ان اسباب میں سے پھر دوسرے اسباب بنے۔مثلاً پانی ... پانی میں سے بجلی بنالو۔
اب بجلی کے شعبے میں اگر آپ غور کریںتو چھ ارب آدمیوں میں سے یقینا ایک ارب
آدمی کو تو ضرور ہی مزدوری ملتی ہوگی۔اتنا پھیلاؤ ہوگیا۔ایک بجلی ہے ۔ ایک
ارب آدمی کو اس سے روزی فراہم ہورہی ہے۔اپنی زندگی کا جتنا بھی آپ
تجزیہ کریں گے اس میں آپ کو ایک ہی بات نظر آئے گی کہ خالق اور مخلوق کا
رشتہ نیاز مندی کا رشتہ ہے۔محتاجی کا رشتہ ہے۔مخلوق ہمیشہ محتاج رہتی
ہے وسائل کی۔ خالق چونکہ وسائل کا محتاج نہیں ہے اس لئے خالق نے حساب
کتاب ہی ختم کردیا۔اب اگر اللہ تعالیٰ حساب کتاب کرنے لگیں تو یہ مخلوق کا
وصف ہے حساب کتاب کرنا۔تو اللہ تعالیٰ حساب کتاب اس لئے نہیں کرتے کہ
اللہ تعالیٰ خالق ہیں۔ نیاز ہیں۔ذی احتیاج نہیں ہیں۔کسی کے پابند نہیں ہیں۔نہ
انہیں کھانے کی ضرورت ہے، نہ انہیں گھر کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے
ہیں آیت الکرسی میں ... لاتخذہ سنۃ ولا نوم ... اللہ تو وہ ہے جسے نیند بھی
نہیں آتی۔تھکتا ہی نہیں۔ ... ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب ...میں یہ بھی
حکمت ہے مصلحت پوشیدہ ہے کہ خالق اور مخلوق کا جو رشتہ ہے اس کو اللہ
تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔کہ مخلوق محدود ہے اور محدودیت جہاں آجاتی ہے
وہاں حساب کتاب ہوتا ہے۔جہاں حساب کتاب نہیں ہوگا وہاںمحدودیت ختم
ہوجائے گی۔اللہ تعالیٰ لامحدود ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کی دوسری
آیت میں تلاوت کرتا ہوں ... و لقد اتینا لقمٰن الحکمت ان اشکروللہ ... و من
یشکر و انما یشکر لنفسہ ... و من کفر فان ربی لغنی حمید ... اللہ تعالیٰ فرماتے
ہیںکہ ہم نے لقمان کو ، حضرت لقمان کو حکمت دی۔تاکہ وہ شکر کریں۔ان
اشکرو للہ ... تاکہ وہ اللہ کا شکر گزار بندے بنیں۔و من یشکر ... جو بندہ شکر
کرتا ہے وہ اپنے لئے شکر کرتا ہے۔و من یکفر ... جو بندہ ناشکر گزار ی کرتا ہے،
کفران نعمت کرتا ہے وہ اپنے لئے کرتا ہے۔واللہ غنی حمید ... اور اللہ ان دونوں
باتوں سے بے نیاز ہے۔آپ سے سوال یہ ہے کہ لقد اتینا لقمٰن حکمت ان اشکرو
للہ کا مطلب اگر یہی ہے کہ لقمان کو حکمت اس لئے دی تاکہ وہ شکر ادا
کریںحضرت لقمان ایک ہزار دانوں کی تسبیح لے کر بیٹھ جاتے اور کہتے یا اللہ
تیرا شکر ، یا اللہ تیرا شکر ، یا اللہ تیرا شکرتو یہ حکمت آپ کو کہاں سے ملتی؟
بھئی کہا نہ شکر کرو۔تو ہزار دانے کی تسبیح پھیر لیتے یا اللہ تیرا شکر تو نے
حکمت عطاکی، یا اللہ تیرا شکر تو نے حکمت عطا کی، یا اللہ تیرا شکر تو نے

حکمت عطا کی۔حضور قلندر بابا اولیائؒ فرماتے ہیں شکر کا مطلب ہے
استعمال ۔ نعمت کا استعمال ہی شکر ہے۔اگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے میٹھا پانی
فراہم کیا ہے آپ کو پیاس لگ رہی ہے آپ اس پانی کو نہیں پیتے یہ ناشکر ی
ہے۔اگر آپ اس پانی کو پی کر اپنی آنتوں کی سیرابی کا ذریعہ بنالیتے ہیں۔پیاس
پانی کو آپ زبان سے شکر کہیں نہ کہیں یہ اللہ کا شکر ہے۔یعنی نعمت کے
استعمال کا مطلب شکر ہے۔ حضرت لقمان نے جب اللہ تعالیٰ نے انہیں حکمت
عطا فرمائی تو انہوں نے جڑی بوٹیوں کو سونگھا، ان سے باتیں کریں، ان کے
خواص معلوم کئے ۔ پھر ان خواص کو لوگوں تک پہنچایا۔پھر ایک سلسلہ ،
استعمال کا ایک سلسلہ شروع ہوا۔ اور آج آپ دیکھیں اگر حضرت لقمان محض
تسبیح پڑھتے رہتے اور شکر اداکرتے رہتے یہ میڈیکل سائنس کہاں ہوتی؟ یونانی
طب کدھر ہوتی؟ایکوپنکچر کدھر ہوتا؟ ہومیو پیتھی کدھر ہوتی؟ یہ سب اسی
کی شاخیں ہیں حکمت کی۔ جتنے بھی آپ کے پاس علاج ہیں سب جڑی بوٹیوں
کے تو ہیں۔طریقہ مختلف ہے۔ بھئی حکیموں نے جوشاندہ بنا کر پلادیا، انہوں نے
گولیاں بناکر کھلادیا،حکیموں نے شربت بنالیا، انہوں نے بھی سیرپ بنالی ہو۔
حکیموں نے بھپارہ دے دے کر علاج کیا انہوں نے بھی انجکشن بنالئے۔لیکن کوئی
انجکشن بغیر جڑی بوٹی کے تو نہیں بنتا۔کوئی سیرپ بغیر جڑی بوٹی کے تو نہیں
بنتا۔حضرت لقمان نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی حکمت کو استعمال کیا، لوگوں
تک پہنچایا۔لوگوں کو اس سے فائدہ ہوا۔مستفیض ہوئے لوگ۔اگر حضرت لقمان
اس کو لوگوں تک نہ پہنچاتے تو شکر کا کوئی معیار متعین نہیں ہوتا۔یہی صورت
ہر انسان کی ہے۔ جس انسان کو اللہ کی جو حکمت بھی میسر آگئی ہے۔ اگر اس
نے اس حکمت سے دوسرے انسانوں کو فائدہ نہیں پہنچایاوہ ناشکری کا مرتکب
ہوا۔سلسلہ عالیہ عظیمیہ کے ذمہ داران اور سلسلہ عالیہ عظیمیہ کے تمام
ممبران کی یہ ڈیوٹی ہے۔ ان کے اوپر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ
کی طرف سے اگر ایک حکمت کی بات معلوم ہوجائے تو وہ اس کو لوگوں تک
پہنچائیں۔... ... و من کفر فان ربی لغنی حمید ... وہ پھر وہ کفران نعمت کے
مرتکب ہوں گے۔انہیں حاصل تو کچھ نہیں ہوگا نقصان ہوگا۔ دیکھئے نہ پھر آپ
غور فرمائیں اللہ تعالیٰ نے پانی دیا ہے۔ آپ نے پئیں اسے بہاتے رہیںاور کہیں یا
اللہ تیرا شکر تو نے ہمیں پانی دیا ہے۔پانی آپ کے گھڑے میں رکھا ہوا ہے پیاس
لگ رہی ہے آپ کو بھی لگ رہی ہے دوسرے لوگ بھی آرہے ہیںپانی آپ دیتے نہیں
اس پانی میں کیڑے پڑ گئے ۔ آپ کہیں یا اللہ تیرا شکر ہے تو نے ہمیں پانی دیا۔
اللہ تعالیٰ نے آپ کو آٹا فراہم کیا، بچے رو رہے ہیں ۔ آپ کو بھی بھوک لگ رہی
ہے۔آٹا گوندھ کے پکاتے نہیں ہیں۔آپ کہیں یا اللہ تیرا شکر ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے
آپ کو اولاد عطا کی آپ نے اولاد کی صحیح تربیت نہیںکی ۔ حیوانات کی صف سے
نکال کر انہیں انسان بنانے کی کوشش نہیں کی ، ان کی اصلاح نہیں کی ۔ ان کو
لکھایا پڑھایا نہیں، انہیں اسکول نہیں بھیجا۔اور کہیں یا اللہ تیرا شکر ہے تو نے
ہمیں اولاد دی۔کیا یہ نعمت جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے اس کا شکر ادا

ہوگیا؟ اگر اسے استعمال نہیں کیا ۔ دنیاوی اعتبار سے، دین کے اعتبار سے ہر
انسان کو یہ بات یاد رکھنی چاہئیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ وسائل عطا فرمائے
ہیں اس وسائل میں علم بیس ہے ۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانی فراہم
کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم بھی عطا کیا ہے کہ پانی سے پیاس بجھتی ہے۔
جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو گیہوں کے دانے عطا کئے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے
آپ کو یہ علم بھی فراہم کیا کہ گیہوں کو پیس کر آٹا بنتا ہے ، آٹے کو گوندھ کر
روٹی بنتی ہے۔اور اس سے توانائی اور انرجی حاصل ہوتی ہے۔یہ بھی ایک
وسیلہ ہے۔روٹی بھی ایک وسیلہ ہے۔ پانی پینا بھی ایک وسیلہ ہے۔انرجی اور
توانائی ذخیرہ کرنا بھی ایک وسیلہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیںکہ میری مخلوق
میرے پھیلائے ہوئے وسائل سے پورا پورا استفادہ کرے۔ میری مخلوق میرے دئے
ہوئے رزق کو استعمال کرے۔خود بھی استعمال کرے۔ دوسروں کو بھی استعمال
کرائے۔اور یہی وہ طریقہ کار ہے جس طریقے کی بنیاد پر کوئی انسان اللہ کا
شکر گزار بندہ بنتا ہے۔اگر یہ انسان میں وصف نہیں ہوگا وسائل کو استعمال
نہیں کرے گا۔ وسائل کو ضائع کرے گا۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حکمت حاصل
ہوگئی وہ دوسروں تک نہیں پہنچائے گا ایسا بندہ ناشکر گزار بندوں کی صف
میں شمار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق و سکت عطا فرمائے کہ ہم قرآن
پاک کی آیات میں تفکر کریں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے ... (عربی آیت) ...
کہ ہر چھوٹی سے چھوٹی بات اور ہر بڑی سے بڑی بات کو قرآن پاک میں
وضاحت کے ساتھ بیان کردیا ہے۔اگر آپ کی سماعت کا مسئلہ ہے کوئی اللہ
تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق قرآن میں آپ کو اس کا جواب ملے گا۔ وعد ہ ہے اللہ
تعالیٰ کا۔ چھوٹی بڑی سے بڑی بات وضاحت کے ساتھ قرآن میں بیان
کردی ہے۔ اگر آپ کے کوئی آنکھوں کا مسئلہ ہے ۔ کاروبارکا مسئلہ ہے ، روزگار
کا مسئلہ ہے ، بچوں کا مسئلہ ہے ، میاں بیوی کے تعلقات کا مسئلہ ہے، قوم کا
مسئلہ ہے، ملک کا مسئلہ ہے اللہ کے ارشاد کے مطابق قرآن پاک میں اس بات کا
آپ کو جواب ملے گا ۔ اور جب آپ قرآن پاک میں تفکر کرکے اپنے مسائل کا حل
قرآن سے ڈھونڈیں گے چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس کو رہنمائی حاصل ہوگی آپ
کے مسائل حل ہوتے چلے جائیں گے۔آپ کی پریشانیاں بھی دور ہوتی جائیں گی۔
آپ کی بیماریاں بھی آپ سے روٹھ جائیں گی۔آپ خوش حال بھی ہوجائیں گے۔اب
آپ دیکھئے کیسی عجیب بات ہے میرے پاس لوگ آتے ہیں جی نوکری نہیں ہے۔
کاروبار نہیں ہے۔ بڑے پریشان ہیں۔فلانہ ہے جی یہ ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
ہم نے تو بے حساب دیا ہوا ہے ۔ تو اب پریشانی کس بات کی جب بے حساب
رزق دیا ہوا ہے۔اس کا مطلب ہے آپ کی کوششوں میں کہیں کوئی نقص ہے۔
آپ کے یقین میںکہیں کوئی سقم ہے۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ کا خالق اور مخلوق
کا جو رشتہ ہے اس رشتے میں کہیں کوئی گڑبڑ ہے۔اللہ تعالیٰ جب بارش
برساتے ہیںتو بارش یہ نہیں کہتی کہ یہ کیچڑ ہے ہے یہ پہاڑ ہے یہ زمین ہے یہ
چھت ہے ہر جگہ برستی ہے۔رزق بھی اسی طرح ہر جگہ اترتا ہے۔قرآن پاک

میں تفکر کرنے والے بندے چونکہ اللہ سے قریب ہوجاتے ہیںاس لئے قرآن پاک خود
اس کا حل نکالتا ہے کہ اللہ سے قریب بندوں کو پریشانی نہیں ہوتی۔اللہ سے
ربط رکھنے والے بندوں کے اوپر خوف نہیںہوتا، غم نہیں ہوتا۔الا ان اولیاء اللہ لا
خوف علیھم ولہم یحزنون ... کہ ایک دفعہ اللہ سے دوستی کرلو، غم سے بھی
نجات ہے، خوف سے بھی نجات ہے۔ اور جب زندگی میں غم اور خوف دونوں چلے
جاتے ہیںتو خوشی کے علاوہ ہمارے پاس کیا رہا۔ اللہ سے دوستی کرنے کا طریقہ
کوئی بتانے کی بات نہیں ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کریں ۔
حضور پاک ﷺ کی سیرت طیبہ کو بار بار پڑھیں جو حضور نے کیا ہے وہ کروجو
حضور نے نہیں کیا وہ چھوڑ دو۔کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ایک آدمی کو فالو
کرو۔بھئی فالو تو آپ کر ہی رہے ہیں۔ ہم حضور کے امتی ... لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ ... اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد عبدہ و رسولہ ﷺ ہر
آدمی عشق کا دعویٰ بھی کرتا ہے۔ زبانی ہی سہی۔تو کیا اس میں مشکل کام
ہے؟ حضور کی سیرت پڑھیں۔جو حضور ﷺ نے کیا اس پر عمل کریں۔جو حضور ﷺ
نے نہیں کیا یا منع فرمایا اسے چھوڑ دیں بات ختم ہوگئی۔لیکن یہاں صورت حال
یہ ہے کہ ہم زبانی کلامی بہت کچھ کہتے ہیں۔اندر ہمارا خالی ہے۔اندر جب
جھانکتے ہیں تو وہاں کچھ نظر نہیںآتا۔ باہر جب دیکھتے ہیں تو اتنا کچھ نظر آتا
ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ عالم بھی ہے ، یہ فاضل بھی ہے ، یہ علامہ بھی ہے،
یہ صوفی بھی ہے، یہ مشائخ بھی ہے، یہ پیر بھی ہے پتہ نہیں کیا کیا چیز ہے۔میرے
حساب سے بہت ہی آسان نسخہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دامن پکڑا ہوا تو ہے
ہی لیکن ان کی جو زندگی ہے اس زندگی کا اتنا گہرا مطالعہ کریں کہ وہ
زندگی آپ کے اوپر نافذ ہوجائے آپ کے اوپر محیط ہوجائے۔اور جب آپ کے اوپر
زندگی محیط ہوجائے گی رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے آپ خوگر ہوجائیں گے
چونکہ رسول اللہ ﷺ اللہ کے سب سے بڑے دوست ہیںان کے وسیلے سے ہم سب
بھی اللہ کے دوست بن جائیں گے۔(اختتام)۔